



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

رکوع کے بعد سراخا کہ بند آواز سے ”ربنا و لک الحمد لله اکثر اطیبا مبارکا فیہ“ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و علیکم السلام ورحمة الله وبركاته!
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

صحیح بخاری میں حضرت رفاء رفعہ سے مروی ہے کہ : ((سمع اللہ عن محدث قال رجل وراء ربنا و لک الحمد لله اکثر اطیبا مبارکا فیہ فلان صرف قال من المعلم قال هنا قال رایت بضئی و ثلاثین مکاتب درویشیم من بکتبها اول))

”حضرت رفاء بن رفعہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت نبی اکرم ﷺ کے پیچے نماز پڑھ رہے تھے جب آنحضرت ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا (سمع اللہ عن محدث) کہا تو ایک آدمی جو آپ کے پیچے تھا اس نے کہا ”ربنا و لک الحمد لله اکثر اطیبا مبارکا فیہ“ پھر جب آنحضرت ﷺ نے فارغ ہونے تو بیہکاہ یہ کلمات ”ربنا و لک الحمد“ لئے کس نے کہ تو اپ نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر چند لامک کو دیہکاہ وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون ان میں سے یہ کلمات پہلے لکھ لے۔“

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتیں ہیں :

(۱) صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات بند آواز سے کے ورنہ وہ صحابہ تک کوئی نہ آتے اور حدیث سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے بھی یہ کلمات سننے تھے (اس پر سیاق واضح طور پر دلالت کرتا ہے۔)

(۲) آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کے اس فعل کو ناپسند نہیں فرمایا ورنہ بند آواز کیسے منع فرماتے بلکہ آپ نے اس کا یہ فعل بحال رکھا اور آپ نے جس قول یا فعل کو بحال رکھا اس سے منع نہ فرمایا وہ بھی مشروع ہوا اور اس کو تقریر کرتے ہیں۔

بہ کیف ان کلمات کو بند آواز سے کہنا منع نہیں ہے بلکہ جائز ہے اور بند آواز سے کہنے والے پر نکیر نہیں کہنا چاہیے، لیکن حدیث کے سیاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین لیے اور کلمات بند آواز سے کہا نہیں کرتے تھے ورنہ اگر یہ عام روش ہوتی تو آنحضرت ﷺ اس طرح دریافت نہ فرماتے کہ یہ کلمات کس نے کے ہیں۔ ”کما ہوا ظاہر“

باتی جو فضیلت وارد ہوتی ہے (اس حدیث میں) وہ ان کلمات کی وجہ سے ہے اس میں آواز بلند ہونے کی کوئی دخل نہیں۔ یعنی یہ کلمات صحابی نے لیے خلوص سے اولئے کہ اللہ کے ان فرشتوں میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ وہ ان کلمات کو پہلے لکھے۔

بہ صورت یہ کلمات رکوع سے سراخا نے کے بعد کہنا بڑے ثواب کا کام ہے پھر وہ آہستہ کے بند آواز سے ادا کرے دونوں طرح جائز ہیں۔
حدا ما عندی والله اعلم بالاصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 289

محمد فتویٰ